كم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله

الحمد للہ کہ

سردست رسالہ شمس الحنفیہ منجانب مجلس حنفیہ متعلقہ مسجد بیگم شاہی لاہور از نتائج

مولوی معنوی مولوی غلام قادر صاحب بھیروی دام فیضہ در جواب رسالہ نور الحنفیہ

منجانب مجلس معاویہ الحنفیہ لاہور مولوی غلام محمد صاحب بگوی و غلام دستگیر صاحب قصوری

وغیرہ وغیرہ کہ جنہیں حضرات قائلین وحدت کو خلاف شرع وخارج از اہل سنت کہکے

اتصاف جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بجمیع صفات باری تعالیٰ کی منکر ہوی جس سے

سارے اولیاء اللہ کا خلاف شرع ہونا ان ہی کی گون نے ثابت کر دکھایا ہے اور اپنی بناء دین

وہ عبارات لائی جس سے امر مطلقا ثابت نہیں ہو سکتا کیونکہ اتحاد وحلول کے ابطال ہی سے وحدت کا ابطال

ہو اور سارے اولیاء اللہ وحدت کے قائل ہیں اور اتحاد وحلول کے مبطل اور متحدین وحلولیین کی مخالف

باجازت مجلس حنفیہ مسجد بیگم شاہی لاہور

بمطبع صحافی باہتمام مولوی فضل الدین صاحب مالک مطبع

طبع شد

۳۵۰ تعداد جلد دفعہ ۲

تفسیر عزیزی میں ذیل للآخرۃ خیر لک من الاولیٰ اور بیشک پچھلی حالت بہتر ہے تمہار یوسطو اگلی
معاملہ سے یہانتک کہ تمہاری بشریت اصلا نہ رہے گی اور نور حق کا غلبہ ہمیشہ ظہور کرے گا
اور تفسیر عزیزی میں والتین میں اور سورۃ اقرا میں بھی بیان یہی مطلب ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تو خدا ہوا خاصہ پروردگار
کہ مختار ہیں کل میں باختیار
باوصاف ذاتی جو ہے متصف
زبانی جنابی بحالت شمار
تو جاکرکے تفسیر کو دیکھ لو
کہ الحمد لله پڑھو بار بار
مقام اونکا محمود و ممدوح ہے
کہ ہر ایک ہے شیر یہ شکار
رسول خدا نے یہ فرما دیا
سرا پا ہے نور بے سایہ دار
کہ سجدہ کرنا بجھے تو عبار
نہیں دیکھتا کیا ذرا یا سار
حلول ہوئے ساری گمراہ بد
عبارت تیری گم ہوئی ایکبار
مساوات مسلوب بھی ہے کبھی
مساوات میں کرتو منتظر
عجب ہے عجب تیرا اور اک
تو ہو ویگا کسطرح ہو شر مسار
شریک اسکو کہتے ہیں اپنی اکا
ہے تمہا تفضولا نہ ہے کا ر زار

منظاہر ہوئے انکے سب ابتکار
یہ معنی ہیں الا حصی کے ایتر
نہیں حصف کوئی اس اعتبار
اگر حمد باری نہ کرتے نبی
کہ الحمد پڑھنا ہے مبتدی کا کار
محمد ہیں محبوب خاص اکہ
تو اور محمد کا رب ہو شدار
درود و سلام انکے احباب پر
جو دیکھے سے دیکھو حق بار بار
نہیں تجکو تمیز اصلا منتظر
تو سجدہ ہے مختص پروردگار
نہ دین کی خبر ہے نہ عقبیٰ کی کچھ
نہیں اتحادی ہے کچھ میرا کار
تو سمجھا نہ سمجھیگا تو مطلقا
بیان کر رہا ہے کہ لا شرح دار
جمیع الوجوہ سب کا عین کن
نہیں جانتا کیا ہے علمدار
لکھا ہے پہلے خدا لاشریک
کہ اوصاف ذاتی میں ہو طرفدار
یہ تقریر و تحریر عجب سبھی

مجموعہ مظہر سب اوصاف کے
مگر اسمین انکار تو نہ شمار
وجود وشاہد ہوا عین ظہور
تو کیون انکو فرماتے خود کردگار
تعلیم ہوئے ہی کہتے مین سب
کہ ہو صورت جن صفات ان کی
سلام اُنپہ اور آل اطہار پر
جو ہیں لامکان کے سبھی شہسوار
خدا نے بنایا نبی کو مت ام
بنایا نبی کو خدا کس شمار
لکھا ہے عقاید مین لا اتحاد
تو سنکر ہے وحدت ہوا ہو جا سکا
صحیح دو لو پیرا لکھا ہے ملا
معے ہو مشکل ذرا گوش دار
اگر تجکو ہو شرح عقاید یاد
جہان یہ نہیں وان نہیں کچھ قرار
اگر ہیں محمد کی باتین مکھون
نہیں دیکھتا کیا ہے یہ خوار
جو کچھ تو نے تشبیہ با نہی لغو
نہیں شان عالم ہو اول نگار

تو اپنی کمینی کا انجام دیکھ
کہ بدمذہبون سے نہ مل ہو رہے یار
جو دو ہنسنے کوئی کہے تار وا
بہلا امر حق سے ذرا شرم دار
ہوئے اور سب احکام احکام تیز
نہیں دیکھی تم نے اہو عفو خوار
تو ہے اولیا کا عدو بر ملا
تو ہر روز ذکر جنت یار
مقامات ہیںگی تمہاری بشر
محبت ہو وحدت کی اس سار گا
جو ارواح میں ہوتا ہے بیان
سنا ہے نہیں تم نے اسے نا سکا
وہ لکھتا ہے اس شرح اکبر ہیچ خو
بتایا خدا نے اونہی بار بار
بالتفسیر ہو احناف کرکے لکھا
نبی کے جو والد میں حالی تبار
نہی امر سنتی ہیں اگرون ہو ہم

پہنتے ہیں شقاوی ہے اپ دنیا وا
کہ احکام شرعی ہیں سب باشعور
سوا خدا کے یکا ہو روز شمار
یہ دسوان عقیدہ ہوا ہے قبول
مگر اسکا اعلان دہم ہے تہا
ذکر اشنا انکار تجھے خوف کر
تو دیکھا اپنے سند کیسا جہانبانا
لکھا ہے بزرگون نے تحقیق کر
ہے ہر ایک میں عکس گنجینہ دار
حدیثون کی تجکو خبر کچھ نہیں
تو ہے عکس وہ رنگ حدث کا
اگر تیرا مرشد ہو قاری کلان
نبی کو نہیں علم غیبی سے کار
لکھا اور نے یہ تیرا جاودیکھ لے
کہ ہے معتقد علم غیبی کا خوار
تو مکہ میں جا کرکے قبر اوسکی پکڑ
کہ حاجی ہوئے سو اوس ذی اعتبار

عقاید میں دسوان عقیدہ لکھا
کہ ہو خطاب جو کچھ عرض دار
لا علمی کا عذر بیگانہ فید ل بد
بہر کرد مہ خاصۂ شہریار
حوالے کتابون کے مشہور ہے
خدا شاہد اونکا ہی شمار
اونہی کا طفیل ہے سارا جہان
محبت ہو وحدت کا ثمرہ شعار
عدالت ہوئی ہے محبت کا رنگ
میرا ہو گیا ہے ذرا گوش دار
عدالت اونہون میں بھی ہو تم
تو کرا شاہ جو اسکا مت دیکھ عبار
مگر اس قدر ہو کہ حیث کہ زا
کہ تمام ستائی سو سو کرشہ یار
وہ قائل ہوا ہے بکفر کرام
فراسان میں کیسا ہو اوسکا فرار
اج رسالہ ہسی ہدیۃ الحنفیہ بجناب

یعنی کافر

مجلس معیار الحنفیہ دیکھا تو معنی کا باعث ہوا کہ یہ خرافات تو دشمن ہیں اگرچہ اوسکی ڈاکٹر پر اصرار
چند اشخاص کے ہیں مگر مولف کی تعصبی باتون نے صاف بتا دیا ہے کہ فلان کس کی ہے۔ اب ہم ابتدا
سے انتہا تک اگر اوسکی قباحتین شمار کرین تو دفتر بنتا ہے مگر سر دست مجملاً اتنا ہی کافی ہے کہ نمبر ۹ تک
تو بالکل حشو و لغو ہے اور صرف ہر جو پیچ اسیابات میں کسی ذی علم کو دخل ہونا نامناسب ہے۔ اور نمبر ۹
سے نمبر ۱۳ تک حضوات ہیں جسکو مطلقا ہمارے شعار سے کچھ خبر نہیں ہے بے شبہ مجلس حنفیہ سجا نگم
شاہی کا ساف لیس کتا ہے کہ مجموعہ میں بتا رہا ہے کہ خدا کی ذات و صفات جیسی کسی کی ذات و صفات
نہیں یعنے ذاتی و ازلی اور لاحلول و لا اتحاد یعنے خدا کا کسی چیز میں حلول نہیں اور نہ خدا کو
کسی چیز سے اتحاد ہے۔ لیس جناب و خدا کے ساتھ حلول یا اتحاد کے ساتھ اعتراض کرنا بالکل

نا واقفی ہے۔ اور موصوف ہونا جناب سرور کائنات کا بجمیع اوصاف باریتعالی محض عنایت ازلی سے
ہے مقتضی مساوات کا مجانبت اللہ کا نہیں کہ جس سے شرک سے الوہیت کا خیال پیدا ہو۔

قال الشیخ الاکبر رضی فی الفتوحات المسائل الخامس ما صفة آدم علیہ السلام الجواب ان یخلقت صفة الحضرة الالہیة وان یخلقت بجمیع الاسماء الالہیة وان شئت فقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلق آدم علی صورتہ فھذہ صفتہ فانہ علمہ جمع لہ فی خلقتہ بین یدیہ اذ قد اعطاہ صفة الکمال محققة کاملا جامعا وابھذا قبل اسماء کلھا فانہ مجموع العالم من حیث حقائقہ۔ یہ جمعیت جمیع اسمار کی حضرت آدم علیہ السلام کو عطا ہوئی ہے۔ اور حضرت علیہ السلام کے کمال کو خیال کرنا فرض ہے۔ حضرت شیخ اکبر نے صفحہ ۱۶۹ میں فرمایا فاذا رأیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فخذ محمداً او رأیت اللہ تعالیٰ فی صورة محمدیة ورأیتہ بروئیة محمدیة ۔ یعنے تو جب حضرت رسول اکرم صلعم کی حضور میں پہونچیگا تو وہ صورت مقصودہ خیال نہ ہووے گا اور تو خدا تعالیٰ کو صورت محمدیہ میں دیکھے گا اور تو خدا کو رویت محمدیہ دیکھے گا جیسا کہ سراب دور سے پانی نظر آتا ہے اور نزدیک جا کر دیکھو تو لاشئ ہے وہاں خدا ہی خدا ہے ویسا ہی ہے حضرت صلعم فی جنب اللہ تعالیٰ اپنا تصور کو لفظوں کے ذریعہ کا بیان ہوتا ہے سنو قولہ ۔ نمبر اعتقاد میں ایک لفظ تغیرات کا بڑھایا اور عبارت یعنی ذاتی ازلی سے کم کے اقول یہ محو و اثبات ان کو نہایت بے علمی کے سبب ہوا کیونکہ تغیرات تو نبی کریم کے افعال کی ہی غیر متناہی ہیں یہ الیست والوہیت کے خلاف ہو جو صفات اللہ میں فقہ اکبر و شرح میں لکھا ہے ۔ اور ذاتی ازلی کا مٹانا صاف انکار پر دال ہو کہ خدا کی صفات ذاتی ازلی نہیں ۔ لاحول ولا قوة الا باللہ قولہ دو جگہ سے لفظ جمیع کا اڑا دیا اقول یہ بالکل مخالف حدیث تخلقوا باخلاق اللہ کی ہے اور مخالف ہو اس حدیث کو جسکا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ کی تین سو خلق ہیں جو با ایمان ایک خلق سے خدا کو ملے گا اوسکو جنت میں داخل کرے گا ۔ حضرت صدیق اکبر نے عرض کیا کہ مجھ میں کوئی ہے فرمایا تجھ میں سب ہیں جب صدیق اکبر میں ہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں بطریق اولے ہیں قولہ عبارت سوای وجوب قدم ذاتی کے سرو صفات مختصہ باریتعالی کے اقول ان لوگوں کو کیا خیال محال ہو کہ وجوب قدم ذاتی کا استثنا ہو گیا تو اب کونسی صفت باقی رہی جو بچ جاوے اگر اوسکو درج کیا جاوے دیکھو اسماء النبی الکریم صلے اللہ علیہ وسلم دلائل الخیرات میں کہ آپ کا نام مبارک حق ہے اللہ جیسا بھی وہ حق نام ہے تو اب حق باعزیز کی خاطر یہ محو و اثبات کیا معاذ اللہ یہ خیال نہ چاہیے کیونکہ سمجھنے صفات لکھی ہیں اسمار تو نہیں لکھے اشتہار موجود ہے ان لوگوں کو بالکل تفریق و تمیز نہیں کہ یہ کیا لکھ رہے ہیں ہو تو دیا اسے بھی نہیں کہ سکتے جب وجوب و قدم ذاتی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں

آیا قولہ یا رسول اللہ کے خدا بالاتفاق اور یا شیخ کی بطرز توسل پڑھایا اقول کا لفظ بڑھانا بالکل عقل و نقل کے برخلاف ہے یہ کب دکھیں کچھ ہو گیا کہ نہیں سمجھ کہ ان لوگوں کو اتنا ہی علم ہے کہ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ کے عمد تو سل پڑھا یا کسی اجہل ہے پر وہ تو یہی کہ شیئاً للہ کے معنی یہ ہے کہ خدا کے واسطے جو صریح لفظ ہے خواہ کہ خدا ہو کہا ہے اور صریح واسطے دو جگہ لفظ ذات پاک کے گیو ہو اللہ سے قولہ اور عقیدہ نمبر ۷ کو صرف اتنا کہا کہ غیر مقلد وغیرہ کی مجالس خاص میں شریک ہونا جہان اپنے مذہب کی ذمت ہو ناجائز ہے اقول سبحان اللہ غیر مقلد جو سب شیخین اور انکار معجزات و کرین و مشع احادیث ہیں ان کی مجلس میں جانا ناجائز ہو اور روافض سبی صحابہ کبار اور نیچری منکر معجزات و قائل بر الدعیسی علیہ السلام و منکر آیات کریمہ کے ہیں اور مجوز ہو محرم تعلیمی کے تمام کو تراش و دنیا بجز مطبع نفسانی رکابی بالکے یا چاو زمینہ کے اور کیا کہا جاوے اسی فقرہ پر چند اوس اگر رہ مندرجہ کی سب علمائے اہل اسلام کو رنج ہو گئے اب کم نہیں چلتا اور زبان حال کہتا ہے کہ اپنے سبھی جو مجھے جواب میں ضمانت نہیں نیند تو گا مجھکو معاف رکھیو ۔ میں نے کہا ارحل جہاد کا وقت ہے تم بھی میدان داخل ہو گئے اور با امداد اولیاء کرام الحمد کے حل چل کہ یہ لوگ خدا کے دشمن ہیں جسب مضمون حدیث من عادی لی ولیا فقد آذنتہ بالحرب نکلے جو مرے ولی کے مقابلہ میں نکلی تو اوسکو اعلان جنگ کا دیتا ہوں قبل از اظہار مطلب ایک مقدمہ جیسا کر ہے کہ امت محمدیہ میں بڑے اختلافات ہیں اون کی تفصیل کی گنجائش اس رسالہ میں نہیں مگر مختصر یہ ہے کہ مجملاً تین فرقے ہیں جبریہ و قدریہ اور اشعریہ جبریہ بندہ کو افعال میں مجبور کہتے ہیں اور قدریہ خالق بالاختیار اور اشعریہ کاسب کہتے ہیں فقط یعنے خالق افعال خدا ہے اور بندہ مرید بارادہ خود اب نزاع یہ ہے کہ ارادہ و علم و قدرت وغیرہ صفات باریتعالیٰ کی جو کتب عقائد میں درج ہیں اور اشتہار میں بھی مفصل لکھی گئی ۔ یہ صفات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئیں یا نہ منکر کہتے ہیں کہ نہیں اور سنی کہتے ہیں کہ ہاں سو اس مطلب کو بکلام ثقات اولیاء اللہ ثابت کر دیا دیکھو رسالہ انوار حقیقت محمدیہ بیلانی تو ضیح فتوح الغیب میں بھی لکھا جاتا ہے کہ منکروں نے ابیات میں حوالہ فتوح کا دیا جس سے اس امر کی شرح ہے نہ شرح موقف الکونیب ہو کی اور شرح مقاصد ۔ اور یہ گروہ حاسدانہ طور سے ناحق حسد کر رہا ہے ورنہ سوچیں تو معلوم ہو کہ فوق از رسالت جو مرتبہ محبوبیت کا ہے اور محبیت کا اوس میں تو صفات وہبی رسالت کی علاوہ زیادہ ہیں اور کتب حاویہ میں اسی قدر ہیں جو برابر ہے اثبات رسالت کا کافی ہوں قولہ لفظ راشدہ کا سید صاحب نے اپنی تجویز سے کاٹا اقول اس سے زیادہ کیا مداخلت

اور یہ روشن ہو گی کہ خلافت راشدہ فی الحال میں ہے لفظ راشدہ کا کاتب نے صحیح نہیں لکھا
یہی اوجھل ہو جاتے ہیں ان کے عقائد یہ ہیں۔ سب اس گروہ باطل کے ہیں جنکا ختم کی ہیں جب
لفظ قدیہ ازلیہ کا کاتا تو فرقہ کرامیہ میں داخل ہو وی اور جب روافض و جہمیہ کا لفظ کاتا تو ہم
شامل ہوا اور جب رشتہ کے کاٹنے پر راضی ہوئے تو جبریہ روافض کا وادو دیا۔ قال الشیخ سلطان
السید محی الدین عبد القادر الغوث الاعظم قدس سرہ ناؤ خوطبت بہذا الخطاب یا ایہا
الصدیق الاکبر اعطیت الخط الاوفر من العلم الاعظم وحنیت التوفیق ورضیت والعقدۃ والولایۃ
العامۃ والامر النافذ علی النفس وغیرہ من الاشیاء وانکرون باذن اللہ الاشیاء یعنی تکویر ہیں
صفات دی جاتی ہیں اگر پیدا کرنا عدم سے بوجود بدستوری و حکم خداوند بزرگ جل و علا
فی الدنیا قبل الآخرۃ دنیا میں قیامت سے پہلے دیکھو یہی صفت تکوین کی ہے سو وہ اولیاء اہم
کو دی جاتی ہے اشیاء کو عدم سے بوجود پیدا کریں اب اس گروہ کو شرم آوے گا یا اس تعصب پر
رہیگا۔ جناب رسول کریم کی وہ جب حالی ہے اولیاء کو تکوین بطفیل حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے ملتی ہے تکوین ہی نہیں دی ہے ہیں **قولہ** صفحہ ۸ جسکا مطلب یہ ہے کہ موجب منشار وہ
منشا مقاصد کے اور موجب وقعہ ۸، ۷، ۹ وہ عقائد کے اخ **اقول** یہ کیا واہیات ہے اب
اوس عبارت غلام رسول مولوی غلام محمد گگوی کو پلٹ کر دوسری عبارت لکھدی اس سے مؤلف
کی خیانت ہر جگہ ظاہر ہو کی اور اسکی بد اخلاف گو ہے عبارت غلطی کی بعینہ شمس الحقیقہ میں درج
ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ گگوی صاحب سند تقلید کی طلب کرتے ہیں اور اس سوال سے
غیر مقلد ہونا اون کا ثابت ہوتا ہے عبارت حاشیہ پر ہے
اگے چل کر سب صاحبوں کی قلعی کھلتی ہے اب متعصب فتنہ انگیز ہیں تراجم میں غلطی کر کے
مطلب بزرگوں کا الٹ پلٹ کر دیتا انکا دین ہے **قولہ** صفحہ ۹ ایک رسالہ ۱۵ ادب ہیم اللہ
کرشنگ کیا اس میں مخالف ہو نمبر ۳ قواعد مجلس کے **اقول** جب وہ مخالف عقائد
علماء خارج از مجلس ہوتے تو پھر مخالفت کوکہا ہی وہ تو پابندی قواعد کی ہے۔ **قولہ** صفحہ ۹ ختم
لکھدیا کہ دنیا میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کے وحدت ہو **اقول** متاخرین نقشبندیہ
وحدت شہود کے قائل ہیں اور متقدمین نقشبندیہ و جملہ چشتیہ و قادریہ و سہروردیہ وحدت
وجود کے سو اہل سلاسل اولیاء اللہ جو مقربین اعلے درجہ کے طبقات ہشت میں سو برقرآن
میں چلے آئے ہیں سب کا اتفاق و اعتقاد وحدت پر ہے یاد رہے کہ وحدت مخالف

سنیت کے نہیں اور اتحاد و حلول ہی مخالف ہے اور اس وحدت کا منکر شکر اسی اجماع طبقہ
اہل کا ہے وحدت اور اتحاد و حلول میں یہ اکابر دین بڑی فرق لکھ گئے ہیں دیکھو فصل
الخطاب خواجہ پارسا کی قدس سرہ کی مشکوٰۃ شریف میں فرق انکی بیان کرتا ہے۔ لو عارف
جامی قدس سرہ السامی نفحات الانس میں صفحہ ۹ میں تحریر فرماتے ہیں و سیر فی اللہ آنگاہ متحقق شود
کہ بندہ را بعد از فنائے مطلق وجودی و ذاتی مطہرا زلوث حدثان ارزانی وارد تا بدان در
عالم اتصاف باوصاف الٰہی و تخلق باخلاق ربانی ترقی کند و نیز صفحہ ۹ تحریر فرماتے ہیں اہل
وصول بعد از انبیاء صلوات الرحمٰن علیہم و دو طائفہ اند اول مشائخ صوفیہ کرام کہ بحکم متابعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رتبہ وصول یافتہ اند بعد از ان در رجوع برائے دعوت خلق بطریق
متابعت او ماذون و مامور شدہ اند و طائفہ دوم جماعت آن اند کہ بعد از وصول بدرجہ
کمال حوالہ تکمیل و رجوع بخلق بایشان نرفت اور نیز فرمایا صفحہ ۱۲ کہ توحید کے چار مرتبہ ہیں
توحید ایمانی علمی و حالی و الٰہی ایمانی عوام مومنین کی ہے جو تصدیق سے حاصل ہوتی ہے
اور علمی علم الیقین سے پیدا ہوتی ہے اور توحید حالی وصف لازم حال موحد کی ہوتی ہے
جس طرح سورج کے سامنے ستارہ گم ہو جاتے ہیں ویسے ہی اوسکو سامنے تعینات گم ہو جاتے
ہیں۔ کہ بجز ذات و صفات واحد کے نہیں دیکھتا۔ اور توحید الٰہی سب سے اعلیٰ ہے **قولہ**
بنیاد و مدار عقائد اسلامیہ اہلسنت دلائل قطعیہ یعنے قرآن و حدیث و اجماع پر ہے **اقول**
اولیاء اللہ کے بیانات ترجمہ قرآن و حدیث کے ہیں۔ مگر علمائے متقشف نہیں سمجھتے ہیں
جیسا کہ مجتہد کا اجتہاد الہامی امر ہے جو قرآن و حدیث سے نکالا لیکن غیر مجتہد نہیں جانتے
اور شوارق کی عبارت میں مطلب ہمارا ہے کہ دلائل صوفیہ کرام کے مستنبط از دلائل قطعیہ
قرآنیہ و سنت سنیہ ہیں یداللہ فوق ایدیہم ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ وغیرہ آیات و احادیث
ناخواندن کبار کا ہے **قولہ** یہ عقیدہ باطل مخالف قرآن و حدیث و اجماع و قیاس کے ہے
اقول یہ عقیدہ مطابق اولاد ربہ بالا کے ہے اولادہ مخالف پیش کرتا تو معلوم ہوتا۔
دیکھو تفسیر روح البیان اور تفسیر عرائس اور تفسیر محی الدین ابن عربی قدس اللہ اسرارہم **قولہ**
صفحہ ۱۰ الحکم اس آیت کے لیس کمثلہ شیء الخ **اقول** یہی آیہ ہمارے استفتاء میں درج ہے
دیکھو ترجمہ کہ خدا کی ذات و صفات جیسی کسی کی ذات و صفات نہیں یعنے ذاتی ازلی فقط
کہو اسمیں کیا قباحت ہے دیکھو شرح عقائد کہ وہاں نفی مشابہت تامہ کی ہے۔ جیسا

صفات باری تعالےٰ کے ذاتی ہوئے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عطائی خوب بہت نامہ
مذہبی ہو لاشیۂ شئی افراد بالمائلہ الاتحاد نے بحقیقت نظا مراہ یقیجب بالذو مسے مراد اتحاد
درحقیقت لیا جاوے تو ظاہر ہے کہ کوئی شے مماثل خدا کی نہیں سب حقائق جدا ہیں ممکن اور
واجب میں تباین ہے اور اگر مراد از مماثلت قائم مقام ہو تو اس واسطے منفی ہے کہ کوئی شے
قائم مقام خدا کے نہیں ہوسکتی ۔

کہ علم وقدرت وغیرہ صفات باری مخلوقات سے اجل واعلیٰ ہیں ۔ کہ حادث وقدیم میں فرق
ہے ۔ اور یہی تحقیق ہوئی کہ جس چیز میں مماثلت ہوئی ہے وہ من جمیع الوجوہ ہوتی ہے سو من
جمیع الوجوہ کوئی خدا کا شریک نہیں کہ کسی وصف میں بہمہ وجوہ اسکا مساوی ہو نگیا ولیاء
اللہ خود فنا ہو جاتے ہیں اور کاملیت وروست افعال یکرہ بدبت کرہ باز و دیکھو ہتنے معجزہ
اور شکل کی ۔ عوض یہ ہے کہ ان لوگوں نے نہ کچھ پڑھا ہے اور نہ دیکھا اور دم انا الامام کا مارنے
لگے ہیں ۔ فتوحات مکیہ ج ۴ صفحہ ۴۳۱ کی عبارت یہ ہو کہ جو مترجم نے اوس میں خیانت کی ہے
ان کنت عالما تحرم علیک ان تقل بخلاف ما اعطاک دلیلک و یحرم علیک تقلید غیرک مع
من حصول الدلیل الی ان قال) وان قال بک المفتی ہذا حکم اللہ و رسولہ فے مذہبک فخذ بہ
وان قال ہذا رائی فلا تاخذ بہ سیج ہے عالم وہی ہے جو مجتہد ہو اور مجتہد کو اتباع دوسرے
مجتہد کا حرام ہے اور عامی کو اگر مفتی کہے کہ یہ حکم خدا و رسول کا ہے تو ماننا فرض ہے اور اگر یہ
کہے کہ میری رائے ہے تو وسکی رائے قبول کرنی ناجائز ہے دیکھو ۔ قیاس مظہر ہے نہ مثبت
کلہ قیاس عقلی مقابل نص کے لانا کفر ہے ہمارے مجتہد کے جو اقوال ہیں سب خدا و رسول کے
احکام ہیں جو مخفی از اذہان عوام تھے وہ مجتہد نے استنباط کر کے لکھے جس کی تعمیل ہمارے
ذمہ واجب ہوئی ۔ لوگوں کو غیر مقلد بنانا حضور ایسے اکابر دین کو انسان کا کام نہیں سمجھ
اکبر یہ مالکی مذہب ہیں وہ تقلید سے کیا روکیں گے (مردم اند حسرت فہم درست) نظم

جو تونے خیانت تراجم میں کی
سیا اسکا ہم پر ہے کا ملگار
بتلا یا مطلب ہوا ای عزیز
کہ نزلہ صفاتی بہی ہے نامدار
یہ نزلی لفظ اساسی بہوستقل

سبہی عقدہ کو کہل جاوینگے نامدار
وہ اوصاف شری جدا کہتے ہیں
ارادہ حق کا ارادہ عباد
نہیں سمجھا تو دن کی تقریر کو
ان کا علم کے قائل بینگے نفس ار

محو بس ہوست میں اقدر ہو بہے
ہوا جسمے ثابت تعدد شمار
جو القوم دیتا ہو فرد کبیر
وہ اہل بتاتے ہیں اسطرحا
صفات سے لکھا گیا جاکر دم

اہل دہر

جانتے سیر امر توم وہ سب شعار
کہا بتا شد الوگون کو تونے کچھ
تو ہر گلی میں بیچنا لگا ایک عار
بچے تو ہم ہرگز نہ آئی کبھی
جوانہ اسکا ہو کس طرح ہوشیار
مسلم کی شرح کو جاکر کے دیکھ
دہاں میں ہی لکھتا ہوں پھر باربار
جو تکمیل میں شیخ نے لکھدیا
مدارک تا ہوں کا کر اعتبار
مدارک ہے تفسیر جاکر کے دیکھ
نہیں دیکھی تونے برائے نفار
سمجھ تیری الٹی ہے سمجھا نہیں
کتاب یہ غلط ہوا بہر و بار
جواب ایک خط کا رسالہ میں ہے
سبہی دیکھ میں کیا ہو وہ شمار

فضول اعمادی کرو کہا نہیں
وترو دیا درس کی ہوئی پند دار
بخاری کا احوال جب لکھدیا
نقابل یہ کیا ہوا طرف کار
عجب ہے شعوری کا انکار سے
یہ کیا ہی کہتے ہیں وہ نامدار
کہ وحدت عقیدہ ہے سب کا قوی
وہی میرا ہے قول فی الاشتہار
عبودت عبادت کی تفریق میں
مبین ہے مطالب وہاں شرح وار
عقیدہ ہوا دسوان بس معتبر
کہ شرک کو کرتا ہے بس اشتہار
قرانی کی آیات ہینگی بہت
کہ انکار تقلید کرتا ہے یار
جو سید از لکھا ہے بالکل نہ تہا

دکہتا ہو دل ہو جو ہے بری عار
کہ گر تیرا مقصود ایسا ہی ہے
تو قرآن لایا مقابل ہشیار
احادیث منسوخ لائی بہلا
تناقض کے قائل ہوئی ہیں کیا
سند میں بخاری محدث کی تہا
حلال اتحاد ہو گئے نابکار
تری ہی بے تمیزی سے تونے کہا
لکھیں ہیں ساری احباب اکبر کہا
حدیث صحیح از ابو بکر شیر
موافق ہے قرآن کے میرے کو یار
زمانہ لکھو دیکھو کا تہا وہ
سنو اتقوا خود کہے کردگار
تو اوسکو چھپاتا ہے تو نیز سے
بہلا کیا لکھتا وہ خود شرمدار

قولہ صفحہ ۱۱ کہ عقیدہ وحدت و اتحاد و بالکل باطل ہے | **اقول** معاذ اللہ عقیدہ وحدت کا باطل کرنی
لکھے بلکہ شیخ نے ترجمہ لا یتحد بغیرہ لا یحل فیہ شے کا کہا کہ پروردگار عالم باغیر خود کے متحد وہ در
غیر خود در نیاید فقط اب تو حسد کی بلادت سے اس فقرہ سے وحدت کا ابطال نکالتا ہے یہ محض
بہتان ہے بلکہ کفر صریح ہے کہ جا بموجودگی حکم در کتاب اپنے خیانت سے ایک بات نہیں بیدا کر کے
دوسرے پر حکم لگانا اور اسی عبارت کے زور پر اخیر میں تم نے فتوے لکھا ہے جو امر قابل اخذ ہو
عارف جامی ورومی ونقاش وباقی اولیاء وسادات کو تو نے یہی حکم دیا ۔ بس تیری ناہنجاری ختم
ہوئی ۔ **قولہ** صفحہ ۱۲ قرآن میں جو بعض اسماء حسنیٰ کا اطلاق آنحضرت صلعم پر ہوا ہے اور دوسرے انبیاء پر
آیا ہے تو اللہ تعالےٰ کے اسماء میں حقیقۃً کوئی اشتراک نہیں **اقول** اوسکے خلاف کہا
کیونکہ مدارج میں ہے کہ بعضی نے کہا کہ بعضے اکتفا ران اسماء پر واسطے کیا کہ خلاف نیت تمنو
محققین ورانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متصف و متحقق ست بجمیع اسماء حسنیٰ وصفات علیا

اور یہ کہتا ہے کہ بعضے اسماء حسنیٰ اور قاموس میں لکھتے ہیں جمیع اسماء حسنیٰ اور یہ کہتا ہے اشتراک
لفظی اور قاموس کہتے ہیں متعمت متحقق ہیں بعضے حقیقۃً کل اسماء حسنیٰ و صفات علیا پائی جاتی ہیں
نعوذ باللہ من ہذہ العقیدۃ الفاسدۃ اس شخص کا عجب یہ حال ہے کہ صریح دروغ کہتا ہے تو
باقی مسائل میں بہت گرگ ہوگا ۔ اب برقع حیا کا اسکے چہرے پر چاہیے ۔ قولہ
صفحہ ۱۳ ایں جب ثابت ہوا کہ شیخ محدث دہلوی لکھ چکے ہیں کہ مذہب اتحاد کا باطل ہے آہ
اقول یہ بات غلط ہے کیا ابطال اتحاد سے وحدت بھی باطل ہوئی ہے کلام وحدت
شیخ کا بیان صرف اتنی بات کا ہے کہ شیخ عبد الکریم جیلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
اللہ کہتے ہیں المحمد کی جگہ اللہ کہا جائے گر اس سے ان کو عبد اللہ میں مخفی کر دیا ہے کہ ظاہر
عبد ہے اور در پردہ اللہ ہے کہ وحدت باطل ہے یہ مؤلف تو ابھی دشمن اولیاء کرام ہے
اور سمجھتا نہیں قولہ صفحہ ۱۰ لکھ گئے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تمیں ناموں کا
اطلاق بطور اشتراک لفظی کے آیا ہے اقول اس حریف کو بار بار کذب سے شرم
نہیں آتی ۔ ابھی عبارت قاموس کی لکھی گئی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں اسماء
حسنیٰ متحقق ہیں استغفر اللہ من ہذہ الخیانۃ قولہ اور اجماع علماء کا ہے کہ اصح الکتب
بعد کتاب اللہ بخاری ہے اقول ترکی تمام ہوئی یہ شخص حنفی نہیں بلکہ عوام کو اغوا
کرتا ہے ۔ کتاب فواتح الرحموت دیکھو تو اس فقرہ کا حال جانے یہ فقرہ محدثین کا ہے
فقہا اسکو قائل نہیں اور نہ فی نفسہ صحیح ہے اگر شیخ دہلوی نے نہیں نقل کیا ہے تو
دوسرے محدثوں سے کیا ہے حنفی اسکو قائل نہیں قولہ صفحہ ۱۳ اور احادیث بخاری
کو باہم متناقض کہنا معاذ اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کرنا ہے اقول یہ فقرہ
کسی نادان نے لکھا ہے تناقض کلام سے طعن قائل کا کہنا بیخبری ہے عیان راچہ بیان
احادیث متناقضہ نہوں تو در صورت جہالت تاریخ تساقط کیوں ہوتا دیکھو مسلم الثبوت وغایہ
در بحث اوقات مکروہہ کہ یہ [illegible]
آجتک اصولی تناقض لکھکر احادیث کا طالب علم دیکھو توضیح تلویح ۔ قولہ انسان
کامل نے یہ فرق کہاں سے نکالا اقول اصطلاحات کلامیہ و معانیہ و اصولیہ و فقہیہ و
صوفیہ و طبیہ کسی لغت کی کتاب میں کہاں لکھی ہیں ۔ فتوحات دیکھو اور شرح فصوص
سنو ۔ قولہ قرآن اور سمیع جمیع کا لفظ نہیں اقول اس جاہل نے نحو بھی نہیں

دیکھی جمع مضاف فائدہ استغراق کا دیتی ہے اور جمع بمعنی جمیع ہے بدایۃ النحو دیکھو ۔ قولہ مقتضائے اس
اتفاق کے اہل سنت کے کہ لا ریب یہ ہیں کہ صفات الٰہی و صفات حضرت صلعم میں اشتراک لفظی
اقول ہمارا مطلب ثابت ہوگیا یہ کہ بہت اولیاء کرام ہوئی کہ منکر نے صاف لکھدیا کہ اتفاق
بادصاف ہے مگر نزاع یہ رہی کہ اشتراک لفظی ہے یا نہیں ۔ سنو جہاں اشتراک لفظی وہاں ہوتا
ہے جہاں معانی متغایر ہیں یہاں تغایر مفہومات کا محال ہے حیات قدرت ارادت علم سمع بصر
و تکلم کا اشتراک لفظی ہے تو سائر الناس سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امتیاز کس وصف خاص
میں ہے تم سوا دین کے کچھ نہ ہو گے لیس ہی قدر قول رہا یہ کہ آپ کے دل میں مرکوز
ہے کہ نبی کریم ہمارے ایسے انسان ہیں صرف فرق اتنا ہے کہ ادھر حکم آتا تھا اور باقی صفات
میں بڑے بھائی کے برابر ہیں کہ انما المؤمنون اخوۃ آیت کریمہ ہے پس معلوم ہوا کہ آپکا عقیدہ
یہ ہے اب زیادہ لکھنا کچھ ضرور نہیں ۔ سرمایہ پایا گیا ۔ ناحق کی تضیع اوقات ہے کہ ایسے
لوگوں کے جواب لکھیں انکا زمرہ ہی اور ہے ۔ عوام الناس کو دھوکہ ہوگا ناحق حیران ہوتے
ہونگے لازم ہے کہ اگر اوصاف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سنی ہیں تو کسی سے مدارج النبوت مسلم
یا دیکھ لیا کریں ان ملاؤں نے قریب قیامت میں دنیا کا بیڑا غرق کرنا ہے جہاں قولہ نفی پر کسی
نے دلیل طلب نہیں کی اقول عجب آدمی ہے نفی تو حکم ہے قضیہ سالبہ نہیں جانتا کہ اور
لوگ یہ بات بولتے ہیں بلکہ یوں کہتے کہ لا نسلم پر دلیل طلب نہیں یہ بیچارہ نفی لا نسلم کو نہیں
جانتا بلکہ عدم تسلیم بھی جب بمعنی مخالفت ہو تو دعوی بن گیا پس دعوے کی دلیل چاہیے
اسی مرد نے تکرار اپنی کہ موصوف جمیع صفات مخالف عقائد کے ہے سو اب تک یہ مخالفت تو
کر دکھلائی ایسا لفظ لکھ نہ پایا کہ فلانی کتاب میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں
جمیع صفات باری تعالیٰ نہیں ۔ دونہ خرط القتاد و سلام سلام قولہ مگر یہ ہے خواص
اقول مقلب القلوب نے یہ رنگ دکھایا کہ قدرت تو سہم لینے کا مجاز ہو اور شعشعہ کا مقصد
ایسے خواص کو نباہ دیا سبحان اللہ وبحمدہ قولہ عالم ربانی وہ ہے کہ دنیا کو ترک کردے اقول
خوب ہے خوب سچ کہیں کہ ایسا کرتے ہیں ۔ جلو نصیب ہوا ۔ قولہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو مامور کیا ہے طلب زیادت علم کیواسطے وقل رب زدنی علما پس علم کو
سوال کیونکر ہوا اقول صرف نحو عجب علم حساب کا ہوتا تو ساری عبادات مامورہ کا حساب
نہ ہوتا پس یہ راز خاص کو شیخ اکبر جانتے ہی اپنے کشف سے کہا جسکو علماء تسلیم کر گئے

پس وہ معتمد علیہ فقہا کا ہے کسی نے یہ سنے تو یہ بات لگائی قولہ مولوی صاحب یہ سب جھوٹ ہے
اقول یہ سب سچ ہے کیونکہ مرادین کی شرح قرآن و حدیث کی سمجھ پر ہے نیچری اور فلسفی و خارجی
و معتزلہ وغیرہ قرآن و حدیث کے منکر تو نہیں فرق اتنا ہے کہ جو کچھ ہمارے سلف صالحین سمجھے
وہی سچ ہے اور مخالف کا قول جھوٹ ہو صاحب من یہ بات تو نیچریوں کی کرگئے ہو کہ وہ بھی
قرآن مجید کو تسلیم کرتے ہیں مگر ملائکہ سے مراد صفات باری تعالیٰ کے لیتے ہیں اون کا مستند
بھی قرآن ہے اور گوہ کے رگ مضاعف سو گنا تک حلال جانتے ہیں اگر نیچری کے
مجمع حمایت الاسلام سنی ہوگی یہ سب خوش فہمی آپ لوگوں کی ہے کہ قرآن کا نام لینا اور ساتھ
خیریت قولہ صفحہ ۱۷ ملکہ ہم تو سب ولیوں کے غلام ہیں مگر یہ نہیں کہ ولیوں کی کلام قرآن
و حدیث تک پہنچا دیں اقول غلام عاشق کی نہ نماز ہے نہ روزہ جیسا کہ حدیثوں میں وارد ہے
بیشک غلام میں یہ عاشق کہ انکو مخالف مفرغ کہہ رہے ہیں سنو ہم تو کلام اولیا کو مثل قرآن و حدیث
کا جانتے ہیں بلکہ خلاصہ و لب لباب اقبل مولانا روم بیت من ز قرآن مغز را برداشتم
استخوان پیش سگان انداختم + سگ کون ہیں مثنوی کے مخالف اور مولانا فرماتے ہیں
بیت چون مومن موصوف با وصاف جلیل ہر دو گر در برآتش چون خلیل آپ کہ زعم
ناسوتی یہی غلام قادر کے ساتھ بھی فتوے اڑیں گے ان صاحب سنو بیت
مرد حق ... گم شود این سخن کے باور مردم شود اسکا مطلب کہو کے مبارک
... بیت آئینہ گرز زنگ آلایش جدا است پر شعاع نور خورشید خدا است
ابیات ذات حق چو ناممکن نیست زانکہ دیدار حسن ممتاز نیست ... زنگار
از رخ او پاک کن بعد ازان آن نور را ادراک کن کہو یہ کلام خدا کا ترجمہ و
نسب ما باب ہے یا نہیں اگر تم انکار کرو گے تو آیت بھی لکھی جاوے گی جسکا یہ ترجمہ ہے
بیت آن خیالاتے کہ دام اولیاست عکس مہرویان بستان خدا است
ہر کہ ... باند معتبر نیست گرچہ گرید نیم جاہلیت ہر کہ بیرون شد ز حسن ...
اہل بینش چشم حسن خویش بست سخرہ جس اند اہل اعتزال خویش را سنی نمایند
از ضلال قولہ شیخ اکبر کی کتابوں کا دیکھنا حرام اور ان کے الفاظ کو ظاہر معانی
پر حمل کرنا کفر ہے اقول جزاک اللہ ... اتنا تو فرماؤ کہ
ان کتابوں میں وہی الفاظ ہیں جو قرآن میں ہیں یا اور سنو متشابہات قرآن کی تاویل

کرنی عند الحنفیہ ناجائز ہے پس جیسا قرآن شریف اس عدم تاویل سے غیر مستند نہیں بنتا
شیخ اکبر کی کتابیں کیونکر غیر مستند ہیں بقول بشیر اور ہدی ہو تفسیر قرآن مجید کی تعریف ہو
مطلب یہ ہو کہ اگر مادہ فاسد ہے تو غذا صالح بھی فاسد ہو جاتی ہے اور اگر صالح ہے تو زیادہ
صلاحیت کرتی ہے اب شیخ اکبر کی کتابیں وہی دیکھتے ہیں جو علم رکھتے ہیں اور جو بیت ان
کا بیت بھی نہ جانتے وہ تو معذور ہو اور ... کتب اہل ... مطلوب ہے ...
لغیر اہلہ حرام — مگر خیال اتنا ہے کہ اب تو شارحین مشتریں ثقات عربی و فارسی شروح
بہت لکھ گئے ہیں پس ان مشکل کلمات کا کیا اندیشہ رہا ہے علمائے کرام فقہا نے ...
لکھیں مگر جناب ہم اسرا خبر ہیں یہ لکھا کہ حضرت ممدوح الاوصاف ہیں اور کتب ان کی مطابق
کلام خدا اور رسول کے اور اہل ظاہر کو فہم نہ ہو تو تسلیم کرکے خاموش رہے جیسا کہ شامی میں
آخر میں لکھا ہوا اور عبدالوہاب شعرانی نے اپنی کتابوں میں حضرت شیخ اکبر کی مدح و ثنا
کرکے اعتراضات مخالفین کے دفع کر دیے ہیں یواقیت الجواہر دیکھو اگر مخالفین کے کلام
کا اعتبار ہو تو صدر اول سے لیکر آجتک کوئی محفوظ نہیں رہتا غرض یہ ہے کہ جس شخص کو سلف
صالحین مقبول کریں وہ مقبول ہو اور غیر کا کچھ اعتبار نہیں قولہ فائدہ علامہ جلال الدین
سیوطی آہ اقول تفسیر اور ہو اور تاویل اور اور قرآن شریف کے بطون سبعہ یا
سبعین ہو کیف لکل آیۃ ظہر و بطن و لکل حد مطلع حدیث صحیح ہے ظہر و بطن
قرآن کا انکار تو نہیں ہو سکتا علما ظاہر تفسیر کرتے ہیں اور علما باطن تاویل قولہ نقل کر رہے
ہیں استماع اللہو حرام اقول اتنا نہ سمجھا کہ لہو کی حرمت بلحاظ لہو ہے ورنہ اصل الآت لہو
کی حرمت بعینہ نکلی مطلب تو یہ ہے کہ جب لہو بت خانہ لغرض صالح جائز ہوئی تو معلوم ہوا کہ
یہ امر باغراض متعلق ہے اور لہو میں تو خود لفظ دال ہے کہ لہو کا طالب غیر شرع امر کا
ہے اور اہل اللہ کی غرض انہی کو ... لہو نہیں ... مطلب ثابت ہیں جیسا
کہ مولوی صاحبان وعظ میں اشعار و قصائد پڑھتے ہیں اور مدینہ منورہ میں مولود شریف پڑھ کر
جاتے ہیں اگر ایسے اشعار صوفیہ کرام مع الآت لہو سنیں تو بقول شامی حرام نہیں اور یہ
شامی کا اپنا قول ہے اور خاتمہ ... مسئلہ کو کہتا ہے اور قاعدہ ہے کہ متقی ہو امر اخیر میں
لکھتے ہیں آپ اتنا نہ سمجھے کہ آخر کلام کو اول کے ساتھ منسوخ نہیں کرتے بلکہ یہ تفقیہ مسئلہ کی ... ہے
بیت گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو از شما یک تن نہ شد اسرار جو اب باقی ہو گے

وجوہ جیسا کہ سوال الرسیل - یہ مرتجلہ نیرو ونہ ہے اگر مہر نیرو نہ نام جو مناسب ہو ۔

عبدالقادر مضطرب کا جواب ممکنات کا وجود جب عین نہیں تو سارے صفات کچا یہ کلام صفات روحانی حقیقی نہ نفسانی میں سو مرتبہ لا بشرط شے جامع المراتب ہو اور کل مشترک ہوتا ہے تو جانے گا ۔ محبوبیت وختم نبوت ہے ۔ جزی میں اطلاق بولنا نادانی ہے بلکہ ایسکو سوال کا شعور نہیں ۔ جواب طلب کرنا نادانی ہے ۔

واضح ہو کہ قائل وحدت وجود کے حضرات بذیل مرقوم ہیں

(۱) حضرت امام المشرقین امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ ۔ جیسا کہ رسالہ کمیل بن زیاد رضی میں لکھا ہے ۔

(۲) اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ جیسا کہ آپ کی کتاب مرآۃ العارفین میں صاف لکھا ہے ۔ اور سب کتب تصوف اور کل شعروں میں ۔

(۳) اور حضرت الاسعید پیر حضرت پیر غوث اعظم قدس سرہ جیسا کہ تحفہ مرسلہ آپ کا موجود ہے ۔

(۴) اور حضرت داتا گنج بخش صاحب جیسے کہ کشف المحجوب آپکی حاضر ہے ۔

(۵) اور مولوی جامی جیسا کہ تحفۃ الاحرار و نفحات الانس و سلسلۃ الذہب موجود ہیں

(۶) و حضرت خواجہ پارسا جیسا کہ فصل الخطاب آپ کی جس میں ہے ۔ غرض کل اولیاء اللہ وحدت کے معتقد ہیں اور اتحاد و حلول کے مبطل مگر ان حضرات کو تعصب و جہالت نے [illegible] اس امر ناشائستہ کا کیا خدا ہدایت کرے ۔

اعلان

عنقریب ایک کتاب جامع جمیع مسائل خلافیہ پر رد [illegible] وغیرہ شائع ہوگی جس میں دلائل با تفصیل ہونگے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ مبارک حضرت آدم تک ہو کا اور توحید کل سلسلہ کی ثابت ہوگی اور انتہا سے سلاسل اور اولیاء اللہ بطرف آل بیت نبوی بیان ہوگا ۔ نام کتاب مجید العظم ہے التقوی نمبر ۴۰ سند رجہ نور الحدیقہ گمبا ہے جواب غلط ہو کہ سوال میں وحدت و استجماع جمیع اوصاف ہے اور جواب میں ابطال اتحاد و تشبیہ کا ہے چہ بین تفاوت راہ از کجاست تا بکجا منقبان متعصب دونوں لفظوں سے تعبیر میں کہ اتحاد موجود ہی میں ہوتا ہے اور وحدت الوجود میں تثبیت مفقود اور ایسی ہی تشبیہ کا حال ہے فقط اثر وحیت ذریت صفات باریتعالی کا منکر ۔ اور [illegible] ہو او صاف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مخالف اور خلافت بے شک و شبہ [illegible] کا [illegible] والا اور رد فضل وغیرہ سے مجلس خاص میں ہنسی کا مشغلہ کیا ہے ۔ جو آپ فرقہ گراہیہ [illegible] ہے اور مخالف قرآن وحدیث صحیح کا اور ذلیل [illegible] عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما وقعت بنو اسرائیل فی المعاصی نہتہم علماؤہم فلم ینتہوا فجالسوہم فی مجالسہم و واکلوہم و شاربوہم فضرب اللہ قلوب بعضہم ببعض ولعنہم علی لسان داود و عیسی ابن مریم ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون رواہ الترمذی (مشکوۃ) مخالف مذہب سوء ادبیت و موجب ذلیل لائق ہے کہ قیامت میں انکے ساتھ معذب ہو گا یہ مفتی لوگ جس میں [illegible] اور اہل وحدت کے دشمن ہیں ۔ واللہ ہو الہادی فقط

العبد فقیر غلام قادر عفی عنہ

عبدالرزاق

لا ریب فی [illegible]

کذا الحکم عبدالحق

الجواب صحیح والمجیب مصیب محمد [illegible] لاہور

سبحان [illegible]

محمد یوسف